بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
نوٹ ۴۴۹
جلد ۳۷ | بدھ ۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ ۱۲ صلح ۱۳۶۲ ہش ۱۲ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۱ صلح / جنوری - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت متلی اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل شفایابی عطا کرے۔ جملہ عوارض سے نجات دے اور خوشیوں، مسرتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین ؛

نصرت جہاں سکیم فضل عمر فاؤنڈیشن اور صد سالہ جوبلی فنڈ کی شاندار کارگزاری

احباب جماعت کے ایمان و اخلاص کے نہایت درجہ ایمان افروز واقعات کا بیان

۵۳ لاکھ روپے سے شروع ہونے والی نصرت جہاں سکیم کا امسال کا بجٹ ساڑھے چار کروڑ روپے سے متجاوز ہے

صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت مختلف ملکوں میں چھ مساجد اور مشن ہاؤسز تعمیر کئے جا چکے ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

(قسط نمبر ۵)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جماعتی اداروں کی کارگزاری کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کی مختلف نظارتوں کے کام اور ان کے مقاصد کا تعین فرمایا۔ اس کے بعد جماعت کے مختلف اداروں اور جماعت کی طرف سے چھپنے والی کتب کا ذکر فرمایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ و تربیت کے ذمہ دار ادارے تحریک جدید کی کارگزاری بیان فرمائی۔ (ان تمام امور سے متعلق حضور کے ارشادات کا خلاصہ قبل ازیں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نصرت جہاں سکیم کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا نصرت جہاں سکیم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک انتہائی عظیم کارنامہ ہے۔ اس کو جاری کرنے کے بعد آپ نے اس سکیم کی ایسی عمدہ راہ نمائی بھی فرمائی کہ یہ سکیم برکتوں سے پھلوں سے بھر گئی۔ جماعت نے بھی ایسا تعاون کیا کہ روح عش عش کر اٹھتی ہے۔ ڈاکٹر ایسی جگہوں پر گئے جہاں نہ پانی نہ آرام۔ جھونپڑوں میں گزارا کرنا پڑا۔ اور اس بے سروسامانی کے عالم میں قائم شدہ ہسپتالوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت بخشی۔ کہ عام لکڑی کے میزوں پر بڑے بڑے عمائدین اپریشن کروانے چلے آتے جب ان سے پوچھا جاتا کہ کیوں اعلیٰ درجہ کے ہسپتال چھوڑ کر یہاں آتے ہو تو یہ بتاتے کہ شفا نہ یورپ میں ہے نہ امریکہ میں شفا ہے تو احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے اخلاص اور دعاؤں کے نتیجہ میں جماعت کے ایثار اور جذبۂ قربانی کو ایسے شیریں پھل لگے کہ جو سکیم صرف ۵۳ لاکھ روپے کے سرمائے سے شروع کی گئی تھی اس کا بجٹ سال بہ سال بڑھتا چلا گیا اس بابرکت سکیم کا اس سال کا بجٹ ۴ کروڑ ۶۹ لاکھ روپے ہے امسال ۲ لاکھ ۲۰ ہزار افراد کو ان ہسپتالوں کے ذریعے شفا عطا ہوئی چار ہزار چار سو ۳۱ کامیاب اپریشن ہوئے۔

ایک ڈاکٹر کا قابل تقلید نمونہ

حضور ایدہ اللہ نے اس سکیم کے تحت بھیجے گئے ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر کے قابل تقلید نمونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ڈاکٹر صاحب کو وہاں کام کرتے ہوئے دل کا دورہ پڑا اور ان کی خراب صحت کے پیش نظر انہیں واپس بلا لیا گیا وہ واپس آئے تو یہاں آکر صحت یاب ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے کہا کہ اب مجھے صحت ہے دوبارہ بھجوا دیا جائے چنانچہ ان کو پھر بھیج دیا گیا۔

حضور نے فرمایا اس سکیم کے لئے اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بڑی برکت اور بڑی شفا رکھی ہے ان ڈاکٹروں کے ہاتھ میں جنہیں اس سکیم کے تحت افریقہ میں کام کرنے کی سعادت ملی ہے اب مزید ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو اس نیک کام میں حصہ لیں۔ حضور نے احمدی ڈاکٹروں سے فرمایا۔ آپ آگے آئیں اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظریں آپ پر پڑیں گی۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا غانا میں آنکھوں کے ایک ڈاکٹر کی بڑی ضرورت تھی۔ ملاقاتوں کے درمیان کسی نے تعارف کروایا کہ یہ صاحب آنکھوں کے ڈاکٹر ہیں۔ میں نے کہا تیاری کرو، غانا کے لئے ضرورت ہے۔ انہوں نے فوراً کہا حاضر ہوں حضور نے فرمایا یہ روح ہے جماعت کی۔ یہ روح محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو عطا کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نہیں اس کے نصیب میں ایسی قربانی ہے ہی نہیں اور دنیا کی کون سی طاقت ہے جو اس روح کا مقابلہ کر سکے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کی کارکردگی کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس کے نمایاں کاموں میں امسال خلافت لائبریری کے لئے ایک اضافی سہ منزلہ عمارت کی تعمیر ہے جو تکمیل کے مراحل میں سے گزر رہی ہے اس ادارے کے تحت ایک بڑا اہم تحقیقی کام یہ کیا گیا ہے کہ انڈیا آفس لائبریری میں اپنے خرچ پر ایک ماہر کو بھیجا گیا ہے تاکہ وہاں پر محفوظ مواد کا مطالعہ کر کے جماعت کے کام کا حصہ نکالا جائے۔ حضور نے اس تحقیقی کام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اس تحقیق کے تحت بڑا اچھا مواد سامنے آیا ہے اس کے علاوہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت حضرت مصلح موعود کے خطبات جمعہ کی ۱۵ جلدوں کا مسودہ مکمل کیا جا چکا ہے۔ علمی تصانیف کا مقابلہ امسال بھی حسب سابق منعقد کیا گیا۔ فاؤنڈیشن کی طرف سے بیوت الحمد منصوبے میں ایک لاکھ روپیہ دیا گیا۔

صد سالہ جوبلی فنڈ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس منصوبے میں ایک پہلو سے یہ کمی رہ گئی ہے کہ ۱۰ کروڑ ۷۷ لاکھ ۷۱ ہزار روپے کے وعدہ جات میں سے صرف ۴ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے کے قریب وصول ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن اس وصولی میں کمی کی مجھے قطعاً کوئی فکر نہیں۔ میں نے ایک چھوٹی سی تحریک ایک جمعہ میں کی تھی اللہ

باقی صفحہ پر

الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

مخیر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں ——— اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے۔

سالانہ چندہ -/۱۲۵ روپے ، خطبہ نمبر سالانہ -/۳۵ روپے

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

۱۲ر صلح ۱۳۶۲ہش

ایک قرآنی حکم کی خلاف ورزی

اور

اس کا ہولناک انجام

ہم واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو شیطان کی پیروی اختیار کرنے سے منع کیا ہے اور یہ بتا کر کہ شیطان بدی اور بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اسے انسانوں کا کھلا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ شیطان کی پیروی اختیار کرنے سے بکلی محفوظ ہونے کا طریق اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے کہ وہ پوری پوری فرمانبرداری کے دائرہ میں داخل ہو جائیں۔ یعنی جو احکام قرآن مجید میں انہیں دیئے گئے ہیں ان میں سے کسی ایک حکم کو بھی نہ ٹالیں اور خاص عزم اور تعہد کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ شیطان اور اس کی تحریکات سے بکلی محفوظ ہو جائیں گے۔

اس ضمن میں آج ہم ایک قرآنی حکم کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جس کی اس زمانہ میں مغربی تہذیب کے زیر اثر مسلمان ملکوں میں بڑی کثرت سے کھلے عام خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں شیطان کو بدی اور بے حیائی کی ترغیب دینے کا اسی طرح موقعہ مل رہا ہے جس طرح مغربی ملکوں میں اس کے زیر اثر بدی اور بے حیائی کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ وہ قرآنی حکم جس کی کھلے عام خلاف ورزی کی جا رہی ہے اسلامی پردہ کا قرآنی حکم ہے۔ اسلام کا یہ حکم بہت بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ اس کے ذریعہ عورتوں اور مردوں کے خلا ملا اور اس کے نتیجہ میں پھیلنے والی معاشرتی خرابیوں کا سدباب کر کے پاکیزگی، نیکی اور تقوےٰ و طہارت کی راہ ہموار کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مغربی تہذیب اور مغربی تمدن و معاشرت کے زیر اثر بے پردگی کی وبا نے سر اٹھانا شروع کیا تھا۔ چنانچہ اس کا آپ نے سختی سے نوٹس لیا اور اس حکم کی خلاف ورزی کے عبرتناک انجام سے بہت تفصیل سے متنبہ فرمایا۔ آپ نے ۲۵ر دسمبر ۱۸۹۷ء کو تقریر کے دوران فرمایا:۔

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن لوگ یہ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴-۳۵)

چونکہ نئی تعلیم اور علوم جدیدہ کے زیر اثر مشرق میں مغربی اقوام کی نقالی کی وبا رفتہ رفتہ پھیل اور بڑھ رہی تھی اور آگے چل کر اس کے بہت خطرناک نتائج ظاہر ہونا تھے۔ اس لئے سیدنا حضرت اقدس نے بے پردگی کے نتیجہ میں پھیلنے والی خرابیوں اور معاشرتی برائیوں سے بار بار بہت زور دار الفاظ میں خبردار فرمایا اور مغربی ممالک میں بے پردگی اور عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط سے جو روح فرسا حالات رونما ہوئے تھے ان کی طرف بھی بار بار توجہ دلائی تاکہ مغربی اقوام کی اباحتی زندگی اور اس کی وجہ سے رونما ہونے والے ہولناک معاشرتی فساد سے مسلمان عبرت پکڑیں اور اسلامی پردہ سے متعلق قرآنی حکم کی خلاف ورزی کے مرتکب نہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۹ء کو جو پُر معارف تقریر ارشاد فرمائی۔ اس میں پھر اسلامی پردہ کی اہمیت کو بہت پُر اثر انداز میں ذہن نشین کرایا۔ آپ نے فرمایا:۔

"عیسائی عورتوں کا بے پردہ پھرنا اور عام طور پر غیر مردوں سے ملنا جلنا اس نے ایسا خطرناک اثر کیا ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو عورتوں کو بے پردہ سیر کرانا پسند کرتے ہیں اور مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ عورت اور مرد کے حقوق مساوی ہیں، ان کو پردہ میں نہ رکھا جاوے کیونکہ یہ ظلم ہے۔

اسلامی پردہ پر اعتراض کرنا ان کی جہالت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پردہ کا ایسا حکم دیا ہی نہیں جس پر اعتراض وارد ہو۔ قرآن مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غضِ بصر کریں۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو محفوظ رہیں گے۔ یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھو۔ افسوس کی بات ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے؟ نظر ہی تو ایک چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ ان لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا کہ لنڈن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کئے جاتے ہیں۔

اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے، ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے بے شک جائیں۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔

مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ اسلام نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ اسلام شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔ یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کتوں اور کتیوں کی طرح زنا ہوتا ہے۔ اور شراب کی اس قدر کثرت ہے کہ تین میل تک شراب کی دکانیں چلی گئی ہیں۔ یہ کس تعلیم کا نتیجہ ہے؟ کیا پردہ داری کا یا پردہ دری کا؟"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۴۸ و ۴۴۹)

الغرض پردہ اور غضِ بصر سے متعلق قرآنی احکام بہت بڑی حکمت پر مبنی ہیں۔ ان احکام کی خلاف ورزی کا انجام انتہائی ہولناک ہے۔ مغرب ان احکام کے خلاف بلکہ بالکل الٹ طرز عمل اختیار کر کے جس معاشرتی فساد کی زد میں آیا ہوا ہے اس میں ایسے مسلمانوں کے لئے جو مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں اور مغربی اقوام کی نقالی کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں بہت کچھ عبرت کا سامان ہے۔ سچ بات یہی ہے کہ کسی ایک قرآنی حکم کی خلاف ورزی بھی اپنے بدنتائج و اثرات کی وجہ سے انسان کو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں قابل مواخذہ بنا دیتی ہے، اور وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔ خاصیت اسی میں ہے کہ قرآن کریم کے ایک ایک حکم کی بہ تعہد تعمیل کی جائے اور فی زمانہ ان احکام میں پردے کے اسلامی حکم کو اولیت حاصل ہے۔

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبر کرو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے تعمل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں.... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(اخبار الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۱ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اس پر خلوص نیت سے تدبر کرنے والے ہمیشہ روحانی موتیوں سے اپنی جھولیوں کو بھرتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ کی حکمتیں اور بعض اعتراضات کے جواب

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

مغربی ممالک کے زیر اثر آجکل مشرقی ممالک میں بھی آزادیٔ نسواں کے نام پر عریانیت اور بے راہروی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور دنیا کے اکثر ممالک کی پڑھی لکھی عورتیں ہر طرح سے مطلق انسان ہو جانیکی ہوس میں صنفِ نازک کے دائرہ عمل اور فطری حدود کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی طبعی حیا و حجاب کے صریح خلاف شمعِ محفل بننے کو ترجیح دے رہی ہیں اور یہ افسوسناک امر ہے کہ اس ناگفتہ بہ صورت حال سے اسلامی ممالک بھی متاثر ہو چکے ہیں اور ان میں بھی بے پردگی عریانی اور مرد عورتوں میں آزادانہ اختلاط نہ صرف عام ہوتا جا رہا ہے بلکہ ایک طبقہ یہ ثابت کرنیکی ناکام کوشش میں مصروف ہے کہ اسلامی شریعت نے عورت کے لئے غیر محرم اور اجنبی مردوں سے پردہ کرنا اور چہرہ چھپائے رکھنا ضروری نہیں قرار دیا۔ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں سے بھی جو لوگ اندھا دھند مغربی تہذیب اور مغرب کی بے راہروی کو اپنے گھروں اور محفلوں میں اپناتے چلے جا رہے ہیں وہ بے پردگی کے حامی نظر آتے ہیں اور اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں کو سرِ عام بے پردہ اور زیب و زینت اختیار کئے ہوئے دیکھ کر نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ اس غیر شرعی آزادیٔ نسواں کو عام کرنے میں ممد ہوتے اور اُسے اپنا ایک بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں

شمعِ محفل بننے کا خمیازہ

افسوس ہے کہ اس قسم کی نام نہاد آزادیٔ نسواں عریانی اور فیشن کی دوڑ کو فروغ دینے میں خود مردوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ چنانچہ نئی نسل اور نئی پود کے مغرب زدہ مرد جہاں کسی فیشن ایبل اور زیب و زینت سے آراستہ عورت کو دیکھ لیتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ ہماری بیگم بھی ایسے ہی بے پردہ ہو کر اور زیب و زینت کے میک اپ سے مزین ہو کر ہمارے ساتھ گھومے پھرے اور مشترکہ پارٹیوں میں حصہ لے چنانچہ وہ اپنی اچھی بھلی گھر ہستن اور باپردہ بیویوں کو صنفِ نازک کے فطری دائرہ عمل سے نکال کر مردوں کے دائرہ عمل کی رسیا بنا دیتے ہیں۔ اور اس طرح اچھی بھلی باحیا باپردہ بیویوں اور بہو بیٹیوں کو شمعِ محفل بنا دینے کو اپنی ایک نیکی اور فخر محسوس کرتے ہیں حالانکہ اس کے بد نتائج سے اکثر و بیشتر اوقات انہیں اور ان کے خاندانوں اور نسلوں کو انکے جیتے جی دوچار ہونا پڑتا ہے

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا کوئی جرم نہیں بلکہ قوم کی ضروریات اور حالات کیمطابق مستحسن ہے لیکن جو عورت تعلیم حاصل کرنیکے بعد اپنی اعلیٰ تعلیمی قابلیت کی آڑ میں اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے دیدہ دانستہ گریز کرتی اور زیب و زینت سے آراستہ ہو کر ایسے اجتماعوں کلبوں اور محفلوں میں اپنے حسن و آرائشِ جمال کی نمائش کرتی سرِ عام ورزشی کھیلوں میں حصہ لیتی اور مردوں کے کاموں تفریحوں اور مردانہ بیرونی ذمہ داریوں میں برابر کی شریک ہوتی ہے وہ انجام کار اپنے فطری اوصاف جو اللہ تعالیٰ نے اسے مرد سے کہیں وافر عطا کئے ہیں۔ مثلاً شرم و حیا عفت و عصمت حلم نرمی و نزاکت وغیرہ سب کھو بیٹھتی ہے۔ وہ صحیح معنوں میں عورت کہلانیکی حقدار نہیں رہتی۔ کیونکہ مرد کے دائرہ عمل میں بے پردہ ہو کر اور زیب و زینت کر کے بے وجہ داخل ہونا اس کے فطری اوصاف کے صریح خلاف ہے۔

ایک بچی کو نپولین کی نصیحت

نپولین بونا پارٹ کی سوانح میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وہ فرانس میں ایک سکول کا معائنہ کر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ سکول کی ایک جوان لڑکی سراپا حیرت بنی ہوئی ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہی ہے۔ نپولین نے اس کے قریب جا کر پوچھا کہ بیٹی کیا بات ہے تو مجھے حیرت سے کیوں دیکھ رہی ہے۔ لڑکی نے جواب دیا۔ میں اس خیال میں مستغرق تھی کہ اگر میں آپ کی طرح بادشاہ ہوتی تو سب مردوں پر حکومت کرتی اور آپ جیسے قیمتی خوبصورت کپڑے پہنتی اور آپکی طرح میرے سر پر تاج اور بغل میں جواہرات سے مرصع خوبصورت تلوار ہوتی یہ سن کر نپولین نے کہا۔ بیٹی تجھے ہرگز ایسا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہارا دائرہ عمل جو صانعِ قدرت نے مقرر کیا ہوا ہے اس میں کمال پیدا کرو اور ملک کو فائدہ پہنچاؤ۔ تم ایک اچھی بیٹی اور بہترین وفادار بیوی اور ایک فرض شناس ماں بنو۔ ایسی فرض شناس ماں جسکی کوکھ سے ایسے بہادر نامور اور فرض شناس سپاہی پیدا ہوں جو ملک اور قوم کے لئے باعثِ فخر اور باعثِ عزت ثابت ہوں۔ اس طرح تو خدا کے حضور بھی اور اپنی قوم میں بھی لازوال نام پائے گی۔

کہا جاتا ہے کہ اسلام نے عورتوں اور مردوں کے باہمی اختلاط اور اجنبی عورتوں اور مردوں کے آپسمیں میل جول پر کوئی خاص پابندی نہیں لگائی بلکہ عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش سب قومی اور انفرادی ذمہ داریاں ادا کرنے اور ہر کام میں برابر کی شریک ہونے کو مستحسن قرار دیا ہے اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم نے عورت کو اپنے چہرہ کا پردہ یعنی چہرہ غیر مردوں سے چھپانے کا حکم بھی کہیں نہیں دیا۔

عورت کا اصل دائرہ عمل

سچ تو یہ ہے کہ یہ اور اس قسم کے اور دعوے یا عذرات سب اسلامی احکام کو اپنی مرضی اور خواہشات کے تابع کرنے کے بہانے ہیں ورنہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد کی فطری ساخت رجحان جسمانی بناوٹ اور دیگر خصوصیات اور صلاحیتوں کے مطابق دونوں کا علیحدہ علیحدہ دائرہ عمل مقرر کیا ہوا ہے۔ مرد کا دائرۂ عمل گھر سے باہر ہے اور عورت کا اصل دائرہ عمل گھر کی چار دیواری ہے۔ گو صحت کے تقاضوں اور گھریلو ضروریات کے لئے وہ جب چاہے پردے میں رہ کر گھر سے باہر جا سکتی ہے اور اگر اسے بامرِ مجبوری باقاعدہ کوئی کام یا ملازمت کرنے کی ضرورت پیش آئے تو پردہ کی مقررہ حدود میں رہ کر وہ بھی کر سکتی ہے۔ اس کے مقابل پر اجنبی مرد کو حکم ہے کہ عورت کے دائرہ عمل یعنی گھروں میں بالکل نہ داخل ہو کیونکہ وہاں اسے کوئی کام پیش نہیں آسکتا۔ ہاں گھر والے کسی غیر مرد سے گھر کی عمارت کا کوئی اور کام کروانا چاہتے ہیں تو یہ اور بات ہے۔ اس صورت میں ایسا انتظام ہوگا کہ عورت کی بے پردگی نہ ہو گویا ایسی صورت میں غیر مرد گھر والوں کی اطلاع اور اجازت کے بغیر گھر میں نہیں جا سکے گا اور درآنحالیکہ ہر عورت مرد کے دائرہ عمل میں یعنی گھر سے باہر کی دنیا میں بلا روک ٹوک پردہ کر کے جا سکتی ہے کیونکہ انسان ہونے کی حیثیت سے مرد کے دائرۂ عمل سے بھی عورت کے حقوق وابستہ ہیں لیکن عورت کے دائرۂ عمل یعنی اس کے گھر کے ساتھ ایک عام مرد کے حقوق وابستہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں امہات المومنین کو خطاب کرتا ہوا فرماتا ہے

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

یعنی تمہاری ذمہ داریاں عمومی طور پر گھریلو زندگی تک محدود ہیں اور تمہارا دائرہ عمل گھر کی دیکھ بھال بچوں کی تربیت اور گھر کی چار دیواری کے اندر کے سب کام ہیں تبرج کے اصطلاحی معنی یہ ہیں

اَنْ تُبْدِیَ الْمَرْاَةُ مِنْ زِیْنَتِهَا وَمَحَاسِنِهَا وَمَا یَجِبُ عَلَیْهَا سَتْرُهٗ مِمَّا تَسْتَدْعِیْ بِهٖ شَهْوَةُ الرَّجُلِ

کہ کوئی عورت اپنی زینت اور بدن کے ایسے محاسن اور خوبصورتیاں مردوں پر ظاہر کرے جن کا چھپائے رکھنا واجب ہے اور جن کا اظہار سے مرد کے اندر شہوانی اور جنسی جذبات کو ابھارے (فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۷۳) ہاں حسبِ ضرورت تم جب چاہو یا ہر مردوں کے دائرہ عمل میں بھی جا سکتی ہو۔ مگر اس شرط پر کہ اسلام سے قبل کے زمانۂ جاہلیت کے غلط طریقوں کی طرح تم اپنی فطری اور مصنوعی زینتیں اور حسن و جمال باہر کے ماحول میں غیر لوگوں اور عام پبلک پر ظاہر نہ ہونے دو۔ اور مردوں کو یہ حکم ہے کہ کسی کے گھر کی عورتوں سے اگر تم نے کچھ پوچھنا ہے تو

فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ

تو تم پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو تمہیں آمنے سامنے ہونیکی اجازت نہیں ہے اور یاد رکھو

ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ

یہ حکم ہم نے تمہاری اور انکی بہتری اور دلوں کی پاکیزگی کے لئے دیا ہے۔ یعنی اس کی خلاف ورزی کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے اور نافرمان گنے جاؤ گے۔

چہرہ چھپانیکا واضح حکم

جو لوگ اس خیال کے حامی ہیں کہ اسلامی پردہ میں عورت کے چہرے کا پردہ شامل نہیں بلکہ چہرہ آیت اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے استثناء میں شامل ہے انہیں مندرجہ ذیل امور پر انصاف سے غور کر کے رائے قائم کرنی چاہیئے۔

اوّل:۔ سورۃ احزاب میں جس آیت کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اسمیں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے

فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ

کہ اے مومنو جب تم امہات المومنین یعنی اپنی روحانی ماؤں سے کوئی بات پوچھنی یا کوئی چیز طلب کرنی ہو تو پردے کے پیچھے سے پوچھو یا طلب کرو تاکہ ان کے اور تمہارے چہروں پر باہم نظر نہ پڑے ظاہر ہے کہ مقصود اس آیت کا پورے جسم کا پردہ ہی ہے۔ جس میں چہرہ اہم ترین حصہ ہے۔ ورنہ اگر چہرے کا پردہ مقصود نہ ہوتا تو حکم یہ ہوتا کہ ایسے موقع پر امہات المومنین چہرہ کے علاوہ باقی سارا جسم ڈھانپ کر مومنوں کی بات سنا کریں اور آگے یہ فرما کر کہ

ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ

پردہ میں اس خاص احتیاط کی وجہ اور فائدہ بھی بتا دیا جس سے کوئی ذی شعور انکار نہیں کر سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ امہات المومنین رضی اللہ عنھن اپنی زندگی میں اس حکم پر پوری طرح عمل نہ صرف خود کرتی رہیں بلکہ تمام مومنات اور قانتات مسلمان عورتوں کا اس وقت سے اب تک اس پر عمل رہا ہے

ایک غیر معقول عذر

یہ کہنا کہ اس آیت میں صرف امہات المومنین ہی مراد ہیں دوسری مسلمان مستورات مراد نہیں ہیں محض ایک عذرِ لنگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جسمانی ماں پر اسلام نے اپنے بیٹوں سے پردہ کرنا فرض نہیں قرار دیا۔ لیکن امہات المومنین رضی اللہ عنھن جو تمام امت کے لئے روحانی مائیں اور مربیات کا درجہ رکھتی ہیں ان کے اور ان کے روحانی بیٹوں کے درمیان پردہ فرض قرار دیدیا ہے تاکہ یہ احساس ہو کہ جب روحانی ماؤں کے لئے اپنے روحانی بیٹوں سے پردہ کرنا اور چہرہ چھپانا فرض ہے تو اس کی افادیت اور اس کی مخالفت کے نقصانات کے پیشِ نظر دوسری عورتوں کے لئے پردہ کے پیچھے سے بات کرنا اور چہرہ چھپانا بدرجہ اولیٰ فرض ہوگیا۔ نیز قرآن کے اسلوبِ بیان سے جو لوگ واقف ہیں وہ لوگ جانتے ہیں کہ بعض دفعہ خطاب نبی کو ہوتا ہے اور مراد ساری امت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہاں خطاب امہات المومنین کو ہے لیکن عملاً اسمیں دوسری عورتیں بھی یقیناً شامل ہیں اور انہیں امہات المومنین رضی کے ہر نیک اسوہ پر عمل کرنا فرض ہے۔ اس آیت سے اگلی آیت اس کا بین ثبوت ہے کہ یہاں پر ہمیشہ پردہ میں رہ کر بات کرنے کے حکم میں سب مومنات شامل ہیں کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں امہات المومنین رضی کے باپوں اور بیٹوں وغیرہم کے متعلق یہ پابندی نہیں ہے حالانکہ ان میں سے کسی کا بھی کوئی جوان بیٹا نہیں تھا۔ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ورآءِ حجاب والا حکم اس زمانہ کے مخصوص حالات کے لیے تھا کیونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور اس کی شریعتِ کاملہ کا ہر حکم تاقیامت جاری و ساری ہے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ قرآن کریم کے کسی حکم یا تعلیم کو کسی خاص زمانے سے مخصوص کر کے منسوخ قرار دے۔

سب عورتوں کو چہرہ چھپانے کا حکم

دوئم سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

کہ اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں یہ امر اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے۔ کہ وہ پہچانی جائیں اور ان کو تکلیف نہ ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

جلباب عربی زبان میں اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو قبل از اسلام بھی عورت اپنے سر کے رومال یا دوپٹہ کے اوپر ایسے طور پر اوڑھ لیتی تھی جس سے سر اور کندھے اور بازو وغیرہ ڈھانپے جاتے تھے مگر چہرہ کھلا رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب منافقوں اور شر پسند غنڈہ قسم کے لوگوں کے شر سے مسلمان عورتوں کی حفاظت کے لیے اور مسلم اور غیر مسلم عورت میں امتیاز کے لیے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مسلمان عورتیں جب حسب ضرورت گھر سے باہر جائیں تو اپنی جلباب ضرور اوپر اوڑھ کر اور اسے سر سے کھینچ کر چہرے کے اوپر سے نیچے کی طرف سینے تک لا کر یعنی گھونگٹ نکال کر باہر نکلیں یا ایسی صورت کریں کہ سوائے راستہ دیکھنے کے لیے آنکھوں کے چہرے کا باقی حصہ چھپ جائے جیسا کہ آگے واقعاتی طور پر ثابت کیا جائے گا اس آیت کریمہ سے خود مورد وحی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرامؓ اور تابعین اور ان کے بعد کے علماء اور کبار امت نے یہی سمجھا کہ عورت کے اس پردہ میں چہرہ کا پردہ بھی یقیناً شامل ہے اس لیے اس کے خلاف کوئی تاویل کسی طرح بھی قابلِ قبول نہیں ہو سکتی سابقہ اکثر مفسرین بھی اس کا یہی مفہوم بیان کرتے آئے ہیں کہ آیت میں مذکور جلباب سے سر چہرہ اور کندھے وغیرہ ڈھانکنے مراد ہیں۔ چنانچہ بحر محیط میں زیرِ آیت لکھا ہے کہ

وَعَلَيْهِنَّ شَامِلٌ لِّلْجَمِيْعِ اَجْسَادِهِنَّ

کہ عَلَيْهِنَّ سے مراد عورت کا سارا جسم ہے اور اس سے خاص طور پر علیٰ وجوھھن بھی مراد ہے یعنی جلباب اپنے چہروں پر کر لیں

لِاَنَّ الَّذِيْ كَانَ يُبْدِيْ مِنْهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الْوَجْهُ

کیونکہ جلباب تو شریف عورتیں جاہلیت میں بھی باہر نکلتی ہوئی اوڑھا کرتی تھیں مگر وہ اس وقت اپنا چہرہ ننگا رکھتی تھیں اب اللہ تعالیٰ نے چہرہ کو بھی جلباب میں ایسے طور پر چھپا لینا کہ صرف راستہ دیکھا جا سکے ضروری قرار دے دیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد

اسی طرح تفسیر کشاف میں زیر آیت لکھا ہے

معناہ یغطین بھا وجوھھن و اعطافھن۔

یعنی اپنی بڑی اوڑھنیوں کو گھر سے باہر نکلتے ہوئے ایسے طور پر اوڑھ لیا کریں کہ جس سے چہرہ اور کندھے وغیرہ سب پردے میں آجائیں اور ڈھانپے جائیں۔ گویا زمانہ جاہلیت میں جو حصہ جسم کا (چہرہ) چھپایا نہیں جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے جلباب یعنی بڑی چادر سے اس کے چھپانے کا بھی اب حکم دے دیا۔ پس ثابت ہوا کہ اس آیت میں عورت کو چہرہ کا پردہ کرنے کا ہی ارشاد الٰہی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر میں اس آیت کی تفسیر میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے

"اس آیت میں پردہ کی تفصیل ہے عرب عورتیں باہر نکلتے ہوئے پنجابی عورتوں کی طرح بڑی چادریں چھوٹی چادروں پر اوڑھتی تھیں چھوٹی چادروں سے اپنا سینہ ڈھانکتیں اور بڑی چادروں سے گھونگٹ نکالتی تھیں۔ قریباً ایسا ہی رواج پنجاب میں بھی ہے فرمایا عورتیں جب باہر نکلیں تو سر پر ڈالی ہوئی چادر کو سر سے کھینچ کر سینہ تک لے آئیں یعنی گھونگٹ ایسا ہو کہ چہرہ ننگا نظر نہ آئے بعض لوگوں نے اس آیت سے بے پردگی نکالی ہے۔ حالانکہ یہ آیت پردہ کی صاف توضیح کرتی ہے"

(زیر آیت نمبر ۴۰ سورۃ احزاب)

امّ المومنین عائشہ رضؓ کا عمل

مزید عرض ہے کہ پردہ کے متعلق سورہ احزاب کے مندرجہ بالا احکام کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو حدیث افک کے عنوان سے بخاری شریف میں بیان ہوئی ہے اس حدیث میں آپ بیان فرماتی ہیں کہ جب جنگل میں حضرت صفوان کے انا للہ کہنے پر میری آنکھ کھل گئی تو

فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ

تو میں نے فوراً اپنے اوپر اوڑھی ہوئی جلباب یعنی بڑی چادر سے اپنا چہرہ چھپا لیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے اپنے مقدس خاوند صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھا اور جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ

خُذُوْا نِصْفَ الْقُرْاٰنِ مِنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَاءِ

کہ قرآن کا نصف علم (یعنی جو شریعت کا جو حصہ عورتوں سے متعلق رکھتا ہے) ان حاصل کرو وہ بھی اس آیت کا مفہوم یہی سمجھتی تھیں کہ اس میں عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے غیر محرم مردوں سے چہرہ چھپانے کا حکم دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ

سے چہرہ چھپانا یعنی صرف اس حد تک چھپانا کہ ناک سے سانس اور آنکھوں سے رستہ صحیح طور پر دیکھا جا سکے نہ مراد لیا جائے تو یہ آیت بے معنی ہو جاتی ہے کیونکہ جلباب ویسے تو پہلے ہی عورتیں استعمال کرتی تھیں اور باہر نکلتے ہوئے اپنے سروں اور چہروں کے علاوہ جسم کے دوسرے سب حصوں کو ڈھانپ لیتی تھیں۔ آخر یہ تو معمولی شعور رکھنے والا شخص بھی خیال نہیں کر سکتا کہ ۵ ہجری تک مسلمان عورتیں اپنے گھروں سے باہر نکلتے وقت چہرے کے علاوہ جسم کے باقی حصے مثلاً سر سینہ کندھے وغیرہ لباس سے عاری رکھ کر اور ننگے کر کے چلا کرتی تھیں۔ اس طرح تو پردہ کے احکام کے نزول کا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان آیات کے نزول سے پہلے بھی مسلمان عورتیں بے پردہ تھیں اور بعد میں بھی بے پردہ ہی رہیں۔ یہ تو کوئی تبدیلی نہیں اور نہ اس صورت میں نئے احکام کی ضرورت تھی۔ پس نئی صورت احکام الٰہی کے نتیجہ میں تبھی پیدا ہوتی ہے کہ چہرہ کا پردہ کیا جائے اور یہی اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا جس کی تائید حضرت عائشہؓ کا مندرجہ بالا قول اور عمل بھی کرتا ہے۔

چہرہ چھپانے کا تیسرا قرآنی ثبوت

سوئم سورت نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ الخ۔

کہ مومن عورتیں گھر سے باہر اپنی زینت کو کو خواہ وہ فطری ہو یا مصنوعی کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو گھر سے باہر جانے پر آپ ہی آپ یا باہر مجبوری بے اختیار ظاہر ہو یعنی جس کا چھپانا ممکن نہ ہو مثلاً قد و قامت چال آواز وغیرہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو کھینچ کر اپنے گریبانوں تک لے آئیں اور سینہ پر سے گزار کر اس حصہ کو ڈھانک لیا کریں مگر ہاں وہ اپنی زینتوں کو صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں پر ظاہر کر سکتی ہیں مراد یہ کہ گھونگٹ ایسے طور پر نکال لیں کہ راستہ آسانی سے دیکھ سکیں۔

اس آیت کی تفسیر میں بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"الخمار ما دار الی البشر والشعر"

کہ اس آیت میں خمار سے وہ کپڑا یا وہ چادر مراد ہے کہ جس سے چہرہ یا سر کے بال چھپائے جائیں۔ اس آیت میں الفاظ

الا ما ظهر منها

سے مراد چہرہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ عورت کی خوبصورتی اور زینت کا وہ حصہ مراد ہے جو حسب ضرورت گھر سے باہر پھرتے وقت چھپایا نہ جا سکتا ہو جیسے عورت کا قد و قامت چال آواز اور اعضائے جسمانی کا تناسب وغیرہ ان چیزوں کو چھپایا نہیں جا سکتا یا پھر وہ اعضائے جسمانی مراد ہیں جو بعض دفعہ بیماری کے پیشِ نظر طبیب یا ڈاکٹر کو دکھانے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر دانت درد ہے یا خراب ہے تو دوائی لگوانی یا دانت نکلوانا ضروری ہو جاتا ہے یا مثلاً اپریشن وغیرہ۔ یا دیہاتی علاقوں میں عورتوں کو کھیتوں میں اپنے خاوندوں اور عزیزوں کے ساتھ کھیتی میں کام کرنے کے لیے چہرہ اور ہاتھ کام کی خاطر مجبوراً کھلے رکھنے پڑتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے الدین یسر والی حدیث کے مطابق ایسی تمام مجبوریوں کا خیال رکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی رعایت رکھ دی ہے تاکہ عورت کو مشکل پیش نہ آئے اور اسے بلاوجہ تکلیف نہ ہو اگر اس استثناء سے خصوصی طور پر چہرہ مراد لیا جائے تو جب چہرہ کا پردہ ضروری نہ ہوا تو پھر بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں آخر کس چیز کے چھپانے کا ذکر ہے اور کس عضو کو پردہ میں کر لینے کا حکم مومن عورتوں کو دیا گیا تھا۔ کیونکہ چہرہ کے علاوہ باقی جسم تو قرآن کے نزول سے پہلے ہی ان کے لباس اور چادر کی وجہ سے پردہ کے اندر رہتا تھا۔ بلکہ جاہلیت کی عورتیں بھی لباس پہنتی اور چادریں لیتی تھیں نئی بات کون سی ہوئی جس کے لیے اسلام کو یہ حکم دینا پڑا کیا نعوذ باللہ نزولِ پردہ سے قبل تک مسلمان عورتیں افریقہ کے جنگلی قبائل کی طرح برہنہ اور ننگی ادھر اُدھر پھرتی تھیں جو انہیں حکم ہوا کہ جب باہر نکلو تو لباس پہن کر اور چادریں لے کر کھلے منہ نکلا کرو۔ ؟ فتدبروا

چوتھا قرآنی ثبوت

چہارم مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں اپنے باپوں اور خاوندوں کے باپوں اور اپنے بیٹوں اور خاوندوں کے بیٹوں وغیرھم کے سوا اور کسی پر اپنی زینت اور حسن و جمال خواہ وہ فطری اور قدرتی ہو یا مصنوعی ہرگز ظاہر نہ کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ عورت کی سب سے زیادہ زینت والی خوبصورت چیز اس کا چہرہ ہی ہوتا ہے اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو آخر پھر زینت کیا چیز ہے جسے چھپانے کا اللہ تعالیٰ نے واضح حکم دیا ہے۔ دنیا میں ہمیشہ یہی دیکھنے میں آیا ہے اور معقول صورت بھی یہی ہے کہ جب بھی کوئی شخص شادی کا ارادہ کرتا ہے تو اپنی منگیتر بننے والی لڑکی کے متعلق سب سے پہلے یہی دیکھتا ہے کہ وہ کیسے چہرے کی مالک ہے گو یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کیا پہلی قابلِ دید و غور صفت دینداری ہی ہوتی ہے۔ تاہم جسمانی لحاظ سے چہرے کو ہی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کبھی یہ سننے میں نہیں آیا کہ چہرہ چھوڑ کر کسی نے صرف بازو یا پاؤں یا گھٹنا دیکھ کر اپنی منگنی پکی کرنی ضروری سمجھی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اے مومن عورتو تم اپنی زینت اپنے خاندان کے فلاں فلاں لوگوں کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کرو صاف بتاتا ہے کہ اس حکم میں چہرہ بدرجہ اولیٰ شامل ہے اور ظاہر ہے کہ چہرے اور ہاتھوں یا پاؤں کے علاوہ عورت کا باقی سارے کا سارا جسم "عورت" ہے یعنی اُسے اپنے گھر میں اپنے خاوند کے سوا اپنے باپ بھائی بیٹے اور دوسرے سب عزیزوں اور بزرگوں سے چھپائے رکھنا اور لباس کے اندر رکھنا عورت پر فرض ہے جس طرح مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے اوپر تک کا جسم شریعت نے عورۃ قرار دیا ہے یعنی وہ حصے عام طور پر ظاہر نہیں ہونے چاہئیں الا ما شاء اللہ پس چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ عورت کے باقی سب حصوں کی خوبصورتی تو پہلے ہی مستور اور مخفی تھی پس ثابت ہوا کہ اس حکم خداوندی میں زینت سے مرکزی طور پر مراد یقیناً چہرہ ہی ہے گو دوسری زینتیں بھی اس سے خارج نہیں ہیں :-

باقی

بقیہ :- دوسرے روز کی کارروائی

تعالیٰ نے ایسی لبیک کہنے والی جماعت عطا کی ہے اس تحریک پر قربانی کے ایسے عظیم مظاہرے کئے گئے کہ یہ مظاہرے دیکھ کر آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں ایک شخص فوری طور پر ایک لاکھ روپیہ لے کر آگیا۔ لاہور میں ایک عورت نے یہ خطبہ سنا تو اس کو بہت احساس ہوا کہ وہ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑا روئی اس کو ادائیگی کرنے کی توفیق نہ تھی آخر اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی اور اس کا دل اس طرف مائل کر دیا کہ وہ اپنا سارا زیور خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دے۔ پھر اسے یہ خیال آیا کہ کہیں میں اس کی حالت کے پیشِ نظر زیور لینے سے انکار نہ کر دوں اس لئے اس نے لکھا کہ آپ جلد از جلد یہ زیور منگوانے کا انتظام کریں مجھے اس زیور سے نفرت ہو گئی ہے اب میں اسے اپنے گھر میں دیکھ بھی نہیں سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں قربانی و ایثار کے آئینہ دار ایسے اخلاص بھرے خطوط پڑھتے پڑھتے اللہ کی حمد میں ڈوب جاتا ہوں کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہوں، ناقابلِ بیان عجیب کیفیت میری ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل ہیں کہ ان کا ذکر بھی نہیں کیا جا سکتا نہ اعداد کے لحاظ سے نہ اظہارِ جذبات کے لحاظ سے۔

جوبلی منصوبہ کے تحت جو کام ہوئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس منصوبے کے تحت ۶ مساجد اور مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں یہ سویڈن، ناروے جاپان بھارت اور سپین میں تعمیر ہوئے ہیں حضور نے فرمایا جوبلی منصوبے کا سب سے شاندار کارنامہ مسجد سپین کی تعمیر ہے جسے "مسجد بشارت" کہتے ہیں اس کے علاوہ اس منصوبے کے تحت اور بہت سے کام کئے گئے ہیں بہت سے ایمان افروز واقعات ہیں جن کا جتنا ذکر کیا جائے کم ہے۔ (باقی)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیئے

آخری قسط

جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ (خواتین) کی مختصر روداد

۲ بجکر ۳۰ منٹ پر محترمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے "احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے قرآن کریم میں بیان کردہ عورت کی صفات کو بیان کرتے ہوئے بہنوں کے سامنے مسلمات اور صادقات کے مفہوم کو واضح کرنے کے بعد بتایا کہ یہ صفات اختیار کرتے ہوئے اطاعتِ الٰہی کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے اپنے عملوں سے وہ نمونہ دنیا کے سامنے رکھیں کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے کے معاشرہ کا دنیا نظارہ کرے۔

احمدی مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ ان پر یہ ذمہ داری ہے کہ قربانیوں میں وہی روح پیدا کریں جو صحابیاتِ رسول ؐ نے دیں حضرت خدیجہ ؓ کی طرح جذبۂ ایثار پیدا کریں۔ حضرت عائشہ ؓ کی طرح تعلیم سے آراستہ ہوں۔ بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ بچوں کو اپنے نمونہ سے عاشقِ خدا، عاشقِ رسول ؐ اور عاشقِ قرآن بنائیں

آخر میں بتایا کہ آج اسلام کے غلبہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس عالمگیر تبلیغی منصوبہ کا اعلان فرمایا ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے خود کو حقیقی اسلام کے رنگ میں رنگین کریں اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ان قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں جن کا تقاضا ہمارا مذہب ہم سے کرتا ہے اسلام کا موعود غلبہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ اس کی راہ میں سارے آرام کو قربان کر کے ساری ذلتیں قبول کر کے دعاؤں کے ساتھ اس جہاد میں حصہ لیں۔

۱ بجکر ۴۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد محترمہ راشدہ اشرف صاحبہ بنت مکرمی محمد شفیع اشرف صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد انڈونیشیا کی نمائندہ نے بہنوں سے خطاب کیا۔ ٹھیک تین بجے محترم نجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر بعنوان "احمدیت۔ عافیت کا حصار" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

۳ بجکر ۴۵ منٹ پر تقریر کے بعد محترمہ نسیم سعید صاحبہ راولپنڈی نے "خلافتِ ثالثہ کی بابرکت تحریکات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن، تعلیم القرآن، وقفِ عارضی، تسبیح و تحمید اور درود شریف، نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، صد سالہ جوبلی فنڈ، بدر سوم کے خلاف جہاد۔ اَطِیعُوا الْجَامِعَۃ اور مجلس موصیان کا قیام کی بابرکت تحریکات کو مختصراً مگر جامع الفاظ میں بیان کیا اور ان تحریکات کے دوررس نتائج و اثرات سے بھی بہنوں کو روشناس کروایا۔

چار بجے تقریر کے بعد محترمہ خالدہ اشرف صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ ریحانہ شاہین صاحبہ نے "اسلام میں پردہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ پردہ اسلامی معاشرت کا ایسا لازمی حکم ہے جس کا ماننا ہر مسلمان احمدی پر لازم ہے اس کا انکار صرف وہی کر سکتا ہے جس میں قرآن کے انکار کی ناپاک جرأت ہو۔

انہوں نے قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں پردہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن حکیم نے مردوں اور عورتوں کو غضِ بصر کا حکم دیا تا اسلامی معاشرہ برائیوں سے پاک ہو اور بدی کا امکان کم ہو آپ نے حضرت اقدس اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں صحیح اسلامی پردہ کا طریق واضح کیا۔

آخر میں آپ نے عہدِ رسول ؐ میں صحابیات کے نمونے کو پیش کیا کہ قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین پردہ میں رہ کر جنگوں میں حصہ لیتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں انسانی عقل یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اگر ان روحانی اور جسمانی قوتیں رکھنے والی عورتوں نے پردہ میں رہ کر مشکل اور کٹھن کام انجام دیئے اور اس کی اہمیت کو سمجھا تو پردہ یقیناً بڑی اہمیت کا حامل ہے آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعود کے اختتام کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

۴ بجکر ۱۵ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد فجی اور ماریشس کی نمائندگان نے بہنوں سے خطاب کیا۔

۴ بجکر ۲۵ منٹ پر محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ کراچی نے "حضرت مسیح موعود کا عشقِ رسول ؐ" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت اقدس کے منظوم و منثور کلام کے ذریعہ آپ کا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق کو واضح کیا اور بہنوں کو نصیحت کی کہ اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اپنا کر محبتِ رسولؐ کے انتہائی مقام کو حاصل کریں۔

اس طرح قریباً ۴ بجکر ۴۵ منٹ پر دوسرے اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن ۲۷ دسمبر پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ دام ظلہا صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ امینہ مرزا صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ رضیہ غضنفرہ صاحبہ نے پڑھی۔ ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر نظم کے بعد محترمہ رضیہ درّ صاحبہ نے "جماعت احمدیہ کے ذریعہ ترقی اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔

پہلے آپ نے حضرت اقدس کی بعثت سے [illegible] اسلام کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت اقدس کے زمانہ کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ اسلام کی حالت نازک ہوگی اس ضمن میں بیرونی اخبارات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں اسلام کی نازک حالت اور عیسائیت کی ترقی کو واضح کیا گیا تھا۔

بعد ازاں الہامات حضرت اقدس کے ذریعہ آپ کی آمد اور اسلام کو از سرِ نو قائم کرنے کو بیان کیا اور پھر آپ کے خلفاء کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان ترقی کو واضح کیا اور بتایا کہ اکنافِ عالم میں اسلام کی اشاعت سے وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں جو حضرت اقدس کو خدائے واحد کی طرف سے ہوئی تھیں۔ بیرونی ممالک میں مساجد اور مشن کا قائم کرنا اسلام کی ترقی پر بین دلیل ہے۔ پھر اسپین کے تثلیث کدہ میں مسجد تعمیر کرنا اسلامی ترقی کا روشن ثبوت ہے آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا جس میں اسپین میں تبلیغ کے لئے احمدی مستورات کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

۹ بجکر ۴۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد نائیجیریا کی نمائندہ نے بہنوں سے خطاب کیا ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے "قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے نزولِ قرآن اور بعثتِ نبویؐ سے قبل کی جہالت فسق و فجور میں ڈوبی ہوئی انسانیت کا نقشہ مختصر الفاظ میں بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ خدائے رحیم نے اپنی رحمت سے آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعالمین بنا کر ایک کامل شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا جس کے نور سے دنیا نے منور ہونا تھا۔ آپ نے قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہ شریعت تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے نازل ہوئی جبکہ پہلی شریعتیں صرف اپنے زمانہ اور اپنی قوم کے لئے محدود تھیں۔ دوسری فضیلت یہ کہ پہلی تمام شریعتوں میں تحریف کی گئی اور آج ان میں سے کوئی شریعت بھی اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہے جبکہ قرآن کریم میں چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی کسی قسم کی تحریف نہیں ہوئی۔

آپ نے قرآن کریم کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کی دعوت پوری دنیا کے لئے یکساں ہے اور [illegible] سب کے لئے ذریعۂ نجات [illegible] ہے بشرطیکہ سچے دل سے اس کے ہر لفظ کو پڑھا جائے اور تدبر کر کے عمل کیا جائے اور اس کو تمام باطل نظریات سے بچایا جائے۔ آپ نے قرآن کریم کے بیان کردہ مضامین کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم ہماری روحانی جسمانی اخلاقی حالتوں کو سنوارنے کی تلقین کرتا ہے اور اس کی تعلیمات میں ایسا توازن ہے جو انسان کو اس کی زندگی سے بے تعلق نہیں کرتی۔

آخر میں آپ نے بہنوں کو قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن صرف دعاؤں کی کتاب نہیں کہ ان کی صرف تلاوت کر لیں بلکہ یہ وہ وسیع مضامین سے بھرپور کتاب ہے جس کے اصول و قوانین تمام زندگی پر محیط ہیں۔ ان اصولوں کو اپنانا اور ان تعلیماتِ قرآنیہ پر عمل کرنا ہم سب کا فرض ہے جب تک ہم اس کتاب کو صحیح معنوں میں پڑھیں گی نہیں، سمجھیں گی نہیں، عمل نہیں کریں گی ہم اس کتاب کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتیں۔

۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد سنگاپور کی نمائندہ نے بہنوں سے خطاب کیا محترمہ ثمرینہ ہاشمی کی نظم کے بعد ۱۰ بجکر ۲۵ منٹ پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود از روئے قرآن" کے عنوان پر تقریر کی جو مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی۔

ٹھیک گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترمہ ناہید سبوحی صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کی نظم

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی

خوش الحانی سے پڑھی۔

۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے جاری کردہ تعلیمی منصوبہ کی آٹھویں تقریب میں ۹ طالبات نے تمغہ جات حاصل کئے جن کے نام یہ ہیں

۱۔ رمیسہ میر صاحبہ بنت خوشنود میر صاحب
۲۔ ذکیہ طاہر صاحبہ بنت میاں طاہر احمد صاحب
۳۔ نصیرہ بیگم بنت حبیب احمد صاحب حافظ آباد
۴۔ سمیرہ احمد بنت ناصر احمد مرزا صاحب۔
۵۔ فائزہ قادر بنت ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سرگودھا۔ ۶۔ امۃ المجیب بنت چوہدری اکرام اللہ صاحب ملتان۔

حضور پرنور [illegible] ارشاد مبارک پہنچی دو [illegible] چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے دو طالبات کو محترمہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور دو طالبات کو والدہ صاحبہ عزیزہ امۃ المجیب نے تمغہ جات پہنائے جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دستخط شدہ تصویر صغیر ہر طالبہ کو مرحمت فرمائی اور مبارک باد کا تحفہ پیش فرمایا قریباً ۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب شروع ہوا۔ جو ایک گھنٹہ جاری رہنے کے بعد قریباً ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر ختم ہوا۔ اس خطاب کا خلاصہ الفضل ۳ جنوری میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور پرنور کی دعا کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس:۔ دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی جو تلاوت و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر پر مشتمل تھی۔

تیسرا دن ۲۸ دسمبر پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس میں دو تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے ہونا تھیں مگر موسم کی خرابی کے باعث تقاریر نہ سنی جا سکیں اور زنانہ جلسہ گاہ مسجد مبارک میں منتقل کرنا پڑا۔ موسم کی خرابی کے باوجود خواتین ایک ولولے کے ساتھ بارش کی پرواہ کئے بغیر مسجد میں تشریف لائیں اور بغیر کسی بدانتظامی کے جلسہ کی کارروائی سنتی رہیں۔

۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ نے کی۔ محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ کی نظم کے بعد گیارہ بجے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا سے نبی کے چار مقاصد واضح ہوتے ہیں۔ پھر خلفاء انبیاء کے ان کاموں کو سرانجام دیتے ہیں۔ اور اسی کو حضرت مسیح موعود نے قدرتِ ثانیہ کا نام دیا ہے۔ بعدہٗ فرمایا کہ دنیا میں قومی ترقی کے لئے اتحاد سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اسلام نے خلافت کو اتحاد کا زینہ قرار دیا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کے قائم ہونے اور اتحاد پر قائم رہنے کو واقعات سے بیان فرمایا۔ آپ نے آیت استخلاف کے ذریعہ خلافت کی اہمیت کو بہنوں کے سامنے واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت قائم ہونے کا شرطیہ وعدہ یہ ہے کہ اگر تم مومن رہو گے اور اعمال صالحہ کرنے والے [illegible] تبھی خدا تعالیٰ کا [illegible] وعدہ پورا ہوگا آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے اقتباسات کی روشنی میں خلافت کی برکات اور اہمیت سے بہنوں کو روشناس کیا اور اس دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا کہ خدا تعالیٰ خلافت کو ہم میں دوام عطا فرمائے۔

۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد محترمہ منصورہ فرحت صاحبہ نے نظم پڑھی محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ کی نظم کے بعد قریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے "غلبۂ اسلام کی صدی کی تیاری کے لئے احمدی خواتین کی تربیت اولاد سے متعلق ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے فرمایا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق ان ذمہ داریوں سے متنبہ کرنا میرا فرض ہے خواتین جماعت احمدیہ کی اصلاح کے لئے ایک تڑپ میرے دل میں ہے کہ آپ توحید خالص پر قائم ہو جائیں۔ تربیت اولاد پر انتہائی زور دیں اگر اس وقت آپ کے دل اپنی کمزوریوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں تو آپ اپنے رب کریم کے آگے جھکیں وہ خود ہی آپ کی رہنمائی فرمائے گا۔ جب خدا کے پیار کی لذت آپ محسوس کریں گی تو آپ دنیا کی تمام لذتوں کو بھول جائیں گی۔

بعد ازاں آپ نے سورۃ فاتحہ کی جامعیت کی روشنی میں فرمایا کہ آپ سب خود اپنی ذات کا محاسبہ کرتی رہا کریں اور آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے بہنوں کو اخلاق حسنہ اپنانے اور اخلاق رذیلہ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے علم حاصل کرنے، حضرت اقدس کے علمی خزانوں سے جھولیاں بھرنے، خلیفۂ وقت کی اطاعت کرنے اور عہدیداران کی اطاعت کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی۔

آپ نے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اگر بچوں کی تربیت اچھی ہو تو قومیں ترقی کر سکتی ہیں بچوں کی تربیت کے لئے سب سے بہترین گُر دعا ہے دعا کے ساتھ ان کی روحانی اخلاقی اور تعلیمی اصلاح اور تربیت کریں۔

آخر میں آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ جماعت کی خواتین کی اصلاح کے لئے ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ ناظم مال وقف جدید

کے دل میں شدید تڑپ ہے اور وہ الفاظ نہیں ملتے جن سے آپ کے دلوں میں بھی ایک آگ لگا دوں۔ تا آپ اپنے مقام کو سمجھیں اور اپنی اصلاح کی فکر کریں۔

بارہ بجے آپ کی تقریر کے بعد گھانا اور اردن کی نمائندہ نے بہنوں سے خطاب کیا قریباً ساڑھے بارہ بجے تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس تیسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف اختتامی خطاب سنا گیا۔ اس طرح ۲۸ دسمبر کو دعا کے ساتھ خواتین جماعت احمدیہ کا بابرکت جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

ولادت

• اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے لیفٹیننٹ کمانڈر ملک عبداللطیف خان صاحب پاکستان نیوی کو بیٹے سے نوازا ہے جو کہ خاکسار کا پہلا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالصبور خان تجویز فرمایا ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا ہونے اور نیک اور صالح بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد شریف سیکرٹری اصلاح وارشاد مقامی لیہ)

• اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری فضل الدین صاحب آف ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم محترم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کا نواسہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام نوید اعجاز تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(رانا شمشاد احمد ۳۰/۱۹ رانا ہاؤس دارالرحمت وسطی ربوہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

درخواست ہائے دعا

• محترم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور کے دو بچوں (عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ اور عزیزم حامد احمد) نے اپنے تعلیمی وظائف حاصل کرتے وقت خدا کے گھر کی تعمیر کا بھی بدستور خیال رکھا ہے اور وہ اس مد کا چندہ بھجواتے ہوئے قارئین کرام کی دعاؤں کے متمنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کی موجودہ کامیابیاں آئندہ بے شمار کامیابیوں اور خیر و برکت کا پیش خیمہ بنائے

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

• مکرم حمید انور صاحب ابن مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کا لندن میں ۱۰ جنوری ۱۹۸۲ء کو دل کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور دست شفا سے اپریشن کامیاب کرے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے، کامل صحت سے نوازے اور دین کی مقبول خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(عبدالرشید سماٹری۔ کراچی)

• میرے بھائی خواجہ عبداللطیف صاحب کراچی میں بیمار ہیں اور لمبے عرصہ سے مالی اور کاروباری مشکلات سے دوچار ہیں تمام احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(پروفیسر عبدالحفیظ پرانی انارکلی۔ لاہور)

• خاکسار سوزش معدہ کی وجہ سے سخت مشکلات میں ہے نیز بہت سی مشکلات سے دوچار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

بازیافتہ گھڑی

مسجد راجیکی ربوہ کے قریب سڑک پر سے ایک گری ہوئی کلائی کی گھڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر درج ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ بشیر احمد سیفی

(منیجر یونائیٹڈ بنک ربوہ) محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

اے خدا تو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ..... ہمارے مانگنے کا ظرف بھی بڑھاتا چلا جا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۸۲ء میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے فرمایا:-

"خدا کے کام تو نہیں بدلا کرتے۔ دین کی ضرورتیں تو نہیں بدلا کرتیں اس لیے ہمیں یہ التجا کرنی چاہیئے کہ اے خدا جو فضل تو نے جاری فرما دیا اُسکو جاری رکھ مزید دعا کے ساتھ کہ اے خدا تو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ہماری بھوک بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے مانگنے کا ظرف بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے ان دونوں کے درمیان دوڑ شروع کر دے اور خود تیری عطا کردہ ایک ایسی پیاری دوڑ چل پڑے کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث دو گھوڑوں کی مثال دیا کرتے تھے۔ ایسی ہی صورتحال پیدا ہو جائے۔"

(بحوالہ الفضل ۸۲-۷-۲۰) (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

انگریزی دان احباب متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت جلسہ سالانہ کی تقاریر کے مختلف زبانوں میں تراجم کروانے کا پروگرام ہے جو احباب اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں وہ مہربانی فرما کر اولین فرصت میں وکالت تبشیر کو آگاہ فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل التبشیر)

اعلانِ نکاح

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضور کی موجودگی میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میری ہمشیرہ مکرمہ نفیسہ صاحبہ دختر محترم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کے نکاح کا ۴ نومبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم سید منور احمد صاحب ولد سید مختار احمد صاحب آف شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ حال لاہور کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ۱۵۰۰۰ (پندرہ ہزار) روپیہ اعلان کیا اور دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے آمین

سید ولی احمد صادق ولد سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

• برادرم مکرم راجہ مبشر سعید آف سویڈن کا نکاح ہمراہ عزیزہ زاہدہ پروین بنت مکرم میاں غلام احمد صاحب مرحوم آف انصاری کمپنی لجوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر کا اعلان مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو کیا ۹ جنوری ۱۹۸۳ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دعا کرائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونیکے لئے درخواست دعا ہے۔

(راجہ نعیم احمد ورائٹی جنرل سٹور رحمت بازار۔ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال

میری ناصرات بہنو؟

اپنے آپ سے اس سوال کا جواب مانگو کہ کیا آپ نے حضور کے ارشاد کے مطابق چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو ابھی جاؤ اور سیکرٹری صاحب مال کو چندہ وقفِ جدید جمع کروا کے پیارے اللہ میاں کی برکتوں کی وارث بنو۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالباتِ تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنا ہے • مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"معاونین خصوصی" بیرون پاکستان

بیرون پاکستان "معاونین خصوصی" تحریک جدید کے لیے جو تحریک بھجوائی گئی تھی احباب نے اسکی طرف خاص توجہ فرمانی شروع کر دی ہے۔ اس وقت تک مزید جن احباب نے اس میں اپنے وعدے بھجوائے ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صف اوّل: امریکہ: ۱۲۔ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد قاضی صاحب۔ ۱۳۔ ڈاکٹر خالد شیخ صاحب ۱۴۔ ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب۔ ۱۵۔ ڈاکٹر انور احمد صاحب۔ ۱۶۔ ڈاکٹر رشید الدین اسامہ صاحب

مسقط: ۱۷۔ رشید احمد صاحب ملک (نقد ادائیگی) ۱۸۔ محمود مجیب اصغر صاحب۔

سوئٹزرلینڈ: ۱۹۔ شیخ ناصر احمد صاحب (نقد ادائیگی)

کینیڈا: ۲۰۔ راجہ باسط احمد صاحب۔ ۲۱۔ ڈاکٹر سید شاہد احمد صاحب۔ ۲۲۔ برکات الٰہی صاحب خنجوعہ۔ ۲۳۔ ماجد احمد صاحب قریشی۔ ۲۴۔ قریشی سلیم صاحب۔ ۲۵۔ اسامہ سعید صاحب۔ ۲۶۔ سہیل سعید صاحب۔ ۲۷۔ ریاض قدیر صاحب۔ ۲۸۔ چوہدری خلیل احمد صاحب۔ ۲۹۔ سید شہاب احمد صاحب

ہالینڈ: ۳۰۔ اے۔ ایچ ویلڈن۔ ۳۱۔ ہبتہ النور درہاگن

ڈنمارک: ۳۱۔ مکرم نوح عاشق صاحب۔ ۳۲۔ احمد بشارت صاحب۔ ۳۳۔ چوہدری نصیر احمد صاحب ۳۴۔ عبدالباسط صاحب بٹ۔ ۳۵۔ عبدالوہاب صاحب بٹ۔ ۳۶۔ فصیح الملک صاحب

صف دوم: ڈنمارک: ۹۔ مکرم ابراہیم صاحب۔ ۱۰۔ محمد جمیل صاحب۔ ۱۱۔ گلزار احمد صاحب ۱۲۔ محمد ادریس بنگش صاحب۔ ۱۳۔ مبین الحق صاحب۔ ۱۴۔ عبدالغفار قمر صاحب۔ ۱۵۔ سید مبشر احمد صاحب

امریکہ: ۱۶۔ بشیر الدین صاحب۔ ۱۷۔ ہبیر اللہ سلام رائس صاحب

مسقط: ۱۸۔ رؤف احمد صاحب۔ ۱۹۔ میاں شاہد احمد صاحب (نقد ادائیگی) ۲۰۔ بشیر احمد صاحب ۲۱۔ مبشر احمد طارق صاحب۔ ۲۲۔ جاوید احمد صاحب باجوہ (نقد ادائیگی) ۲۳۔ قریشی شریف احمد صاحب۔ ۲۴۔ رانا سعید محمد صاحب۔ ۲۵۔ محمد اکرم صاحب۔ ۲۶۔ افتخار احمد صاحب۔ ۲۷۔ عابد محمود صاحب ۲۸۔ عبدالسمیع سیال صاحب۔ ۲۹۔ ناصر محمود صاحب۔ ۳۰۔ مبشر احمد ملک صاحب۔ ۳۱۔ مشتاق احمد صاحب ۳۲۔ خالد احمد صاحب۔ ۳۳۔ مکرمہ امۃ الحلیم صاحبہ (نقد ادائیگی) ۳۴۔ عابدہ تنویر صاحبہ

سوئٹزرلینڈ: ۳۵۔ سعادت احمد صاحب۔ ۳۶۔ رفیق احمد صاحب۔ ۳۷۔ ناوار وک صاحب۔ گیمبیا۔ ۳۸۔ نصیر الدین صاحب (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

• خاکسار کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(محمد رشید اختر۔ غلہ منڈی ہارون آباد)

اعلانِ نکاح

مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی کی شادی ہمراہ مکرمہ زائدہ جبین ناز صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ۱۵۱ توصیف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بعوض -/۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ خاکسار نے رشتہ کے بابرکت ہونیکی دُعا کروائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری ناصر احمد واقف زندگی سابق مبلغ سیرالیون)

کل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ۱۵ جنوری تا ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ تمام بلاک لیڈر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ مورخہ ۱۴ جنوری شام ۶ بجے تک اپنی ٹیموں کے اسماء ملک نسیم احمد صاحب کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ہر بلاک سے ٹیم کی شمولیت لازمی ہے۔

(ناظم صحت جسمانی ربوہ)

اکسیر سرکن

جانوروں کو پیشاب کے ساتھ خون آنے کے لیے فی پیکٹ ۲/۵۰ - درجنے ۲۲/۵۰ - گرس -/۲۵۲ روپے - بونس علاوہ - کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ مفت حاصل کریں۔

کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ساہیوال روڈ پر واقع

حکومت پاکستان اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

ٹاؤن

پلاٹ

سب سے پہلی سکیم

جس میں

• پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
• سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
• بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

• ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
• ربوہ کی واحد سکیم جس کی منظوری حکومت پاکستان اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس پر پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
• میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
• قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

رابطہ: احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶